اپنی دنیا وآخرت کو برباد کر بیٹھے ۔۔۔۔۔۔ بریلوی مکتبۂ فکر کے دیگر نام نہاد رہنماؤں نے پیری کا لبادہ اوڑھ کر ایسے پنجے جمائے کہ اچھے بھلے سنت کے پیرو اور عاشق رسولؐ ان بے دینوں کے ہتھے چڑھ گئے۔ آج کل علماء دیوبند اور اکابرین حضرات کی ہر مسجد، جلسہ، کانفرنس اور عرس میں ایسی تصویریں پیش کرتے ہیں کہ عوام الناس میں تنفر وتحقیر کے طوفان ابھر رہے ہیں۔ خدا ہم پر رحم کھائیں۔ انگلینڈ ویورپ میں پروان چڑھنے والی نسل سے ان دھن دولت کے پجاریوں کو قطعاً کوئی سروکار نہیں۔ یہ انتشار وافتراق کی فضا پیدا کرکے اپنے کھیسے بھرتے اور وندناکر بیوقوف بناتے ہیں۔

صدر محترم جنرل ضیاء الحق صاحب کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ آپ کے بھیجے ہوئے تبلیغی وفود باہر کے دوروں میں جو اسلام کی خدمات انجام دے رہے ہیں ان سے جہالت، ضلالت، اور بدعت وشرک کی مجلس گرم ہو رہی ہے۔ خدا کیلئے مبلغین حضرات کو ویزا جاری فرمانے سے قبل اتنا تو دیکھ لیا کریں کہ یہ تبلیغ کے قابل بھی ہیں یا نہیں۔

محمد سلیم مرزا۔ ڈربی۔ انگلینڈ
۱۲ر شعبان المعظم ۱۴۰۳ھ

مضمون "مولانا عبدالحلیم اخندزادہ" پر استدراک

الحق کا شمارہ بابت ماہ شعبان ۱۴۰۳ھ (مئی ۱۹۸۳) ملا۔ اللہ تعالیٰ اس ماہ نامہ کو اپنی رحمت کے ساتھ تا قیام قیامت جاری وساری رکھے۔ آمین۔ اسی شمارہ کے ص ۲۳ تا ص ۲۸ میں حضرت مولانا عبدالحلیم صاحبؒ کا تذکرہ مرتبہ مولانا عبدالحلیم اثر افغانی میں ان کے زمانہ قیام جلالیہ علاقہ چھچھ کا حصہ پڑھا۔ چونکہ احقر خود اس علاقہ کا ہے اور خود بھی جلالیہ ہی میں ۱۹۳۰ء میں جلیل القدر اساتذہ کی خدمت میں رہ چکا ہے۔ اس لئے عرض ہے کہ جلالیہ میں عبدالشکور نامی کوئی ایسے استاد نہیں گذرے بلکہ مولانا عبدالحلیم مرحوم کے استاذ گرامی کا اسم گرامی مولانا سعدالدین ہے جو کہ مولانا عبدالحی لکھنوی کے شاگرد تھے۔ مولانا سعدالدین کے دو صاحبزادے تھے ایک کا نام مولانا عبدالشکور تھا جو بعد میں حکیم کے نام سے مشہور ہوئے چند سال سے واصل بالاخرۃ ہو چکے ہیں۔ دوسرے صاحبزادے مولانا عبدالغنی صاحب ہیں جو حضرت مدظلہ کے شاگرد ہیں اور آجکل دارالعلوم کھڈہ کراچی میں شیخ الحدیث ہیں۔ اس گنہگار نے بھی مولانا سعدالدین صاحبؒ سے شرح جامی پڑھی ہے۔ جبکہ اس زمانہ میں جلالیہ میں تین جید علماء کرام تدریس فرما رہے تھے۔ مولانا عبداللہ جان صاحب مرحوم کافیہ والفیہ ان سے پڑھا ہے۔ مولانا محمد یوسف صاحب مرحوم ان سے میں نے شرح تہذیب پڑھی ہے۔ مگر قیام حضرۃ مولانا سعدالدین صاحب کی مسجد میں تھا۔ اس میں شک نہیں کہ بہت ہی زیادہ شفیق تھے۔ اس گنہگار کو شرح جامی ایسی حالت میں